بسم اللہ الرحمن الرحیم

PROGRAMME No. 1 | پروگرام نمبر:1

NOV 2024 | نومبر 2024

اصلاح اعمال

ISLAH-E-AMAAL

REFORMATION OF DEEDS

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر۔

(سورۃ بنی اسرائیل:79)

پروگرام تربیتی اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ

TARBIYATI MEETING MATERIALS

از طرف: شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

SHOBA TARBIYAT MAJLIS KHUDDAMUL AHMADIYYA

تلاوت قرآن کریم

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ
الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ۝۷۹ وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ
بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝۸۰ وَقُلۡ
رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ
لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ۝۸۱ وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ
الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ۝۸۲

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 79تا82)

ترجمہ :

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کردے۔ اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

خادم کا عہد

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر

میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔

اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر

ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے

اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔

(ان شاء اللہ تعالیٰ)

طفل کا وعدہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور احمدیت،

قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔

ہمیشہ سچ بولوں گا، کسی کو گالی نہیں دوں گا۔

اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔

(ان شاء اللہ تعالیٰ)

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

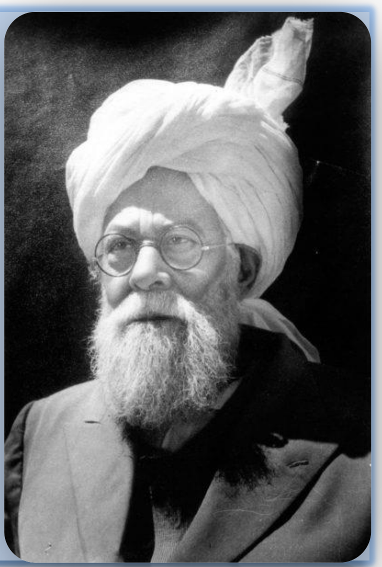

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

(از کلام محمود)

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تا کہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

رغبتِ دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

حدیث النبی ﷺ

”عن أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ؟ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ“

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کردی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔“ (رواہ الترمذی)

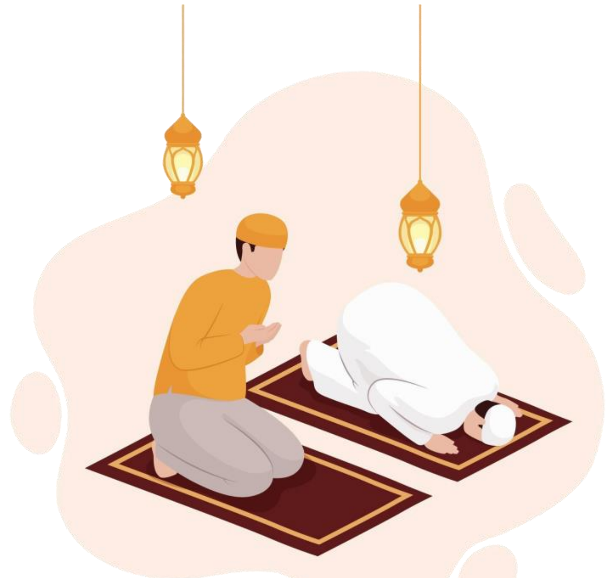

نماز کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت اس کی نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئے گی اور یہ حاجت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔

"اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل ایک مردہ حالت میں ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔"

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 615-616)

نماز مومن کی معراج ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالٰی قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات:57)

ترجمہ: ’’ اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔‘‘ اس آیت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا مقصدِ پیدائش اللہ تعالٰی کی عبادت ہے۔ایک مسلمان کے لئے نماز یعنی صلوۃ بہترین عبادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بے شک قیامت کے روز بندے کے اعمال میں سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔ پس اگر اس کی نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب رہا اور بامراد ہو گا اور اگر نماز خراب نکلی تو نقصان میں پڑے گا اور کامیابی سے محروم ہو گا۔اس کا کوئی دین نہیں جس کی نماز نہیں۔ نماز کا مرتبہ دینِ حق میں وہی ہے جو سر کا مرتبہ (انسان کے جسم میں ہے۔اللہ تعالٰی نے قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت کا ذکر کیا ہے۔جیسا کہ فرمایا قرآن کریم ان متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ۔یعنی نماز قائم کرنے والے ہوں۔اور یہ حکم دیا کہ دن کے دونوں کناروں پر نماز کو قائم کرا اور رات کے کچھ ٹکڑوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

آج کے اس دور میں ہر طرف برائی اور بد اخلاقی میں پڑنے اور اپنی دنیا و آخرت کے خراب ہونے کا خطرہ ہے۔اس سے ہمیں صرف نماز ہی بچا سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود دعا اور عبادت کے بے مثال فوائد سے آگاہ کیا ہے۔پس قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت آیت 46 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔یعنی یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ یقین دلایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نمازیں بروقت اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ بہت سی بداخلاقی، ناپاکی اور ناپسندیدہ حرکات سے بچائے جائیں گے۔ہم ایک ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس کے ہر موڑ پر ہمارا سامنا ناشائستہ، بداخلاقی اور مضرات سے ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کو نیکی سے گناہ کی طرف دھکیل رہی ہوتی ہیں۔پہلے سے بہت زیادہ ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان لاتعداد بدیوں اور بداخلاقیوں سے بچائے جو اس معاشرے میں پھیل رہی ہیں۔اس کے لیے ہمیں وہی طریق اختیار کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں بتایا ہے یعنی یہ کہ اس کے حضور ہر روز پانچ مرتبہ سربسجود ہوں۔

ایک مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے زمانے میں آبادی سے باہر تشریف لے گئے۔اس وقت درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے۔آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اور زیادہ پتے جھڑنے لگے۔وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذرؓ تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا یقین جانو بندہ اللہ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے چھوٹے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑتے ہیں۔اسی طرح فرمایا کہ بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گی؟ صحابہ نے عرض کیا۔ذرا بھی باقی نہیں رہے گی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا یہی حال پانچ نمازوں کا ہے ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز میں ہر گز سستی نہیں کرنی چاہئے اور جلدی جلدی ادا نہیں کرنی چاہئے بلکہ خشوع خضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھے ہوئے نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ سورج میں زردی آجاتی ہے اور سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آجاتا ہے تو کھڑے ہو کر (عصر کی نماز کے) چار ٹھونگیں مارلیتا ہے اور بس اللہ کو ذرا سا یاد کرتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس کی ایک نماز جاتی رہے اس کا اتنا بڑا نقصان ہوا جیسا کسی گھر سے لوگ اور مال ودولت سب جاتا رہے۔ نیز ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ برا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نماز کی چوری کیسی؟ فرمایا اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہ ہو۔

نماز سب سے قیمتی چیز ہے۔ اس کی خوب حفاظت کرنی چاہئے۔ کیونکہ جو نماز کو ضائع کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں: ”میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں ، بعض لوگ نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔ وقت پر نہیں پہنچتے۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ سنن اور واجب کا خیال نہیں رکھتے۔ کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۔ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ”اپنی نمازوں کی حفاظت“ کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر حکم ہے کہ مرکزی نماز کی حفاظت کی جائے۔۔ جہاں تک عام معمول کا تعلق ہے یعنی یہ کہ لوگ کام پر جاتے ہیں یا سکول جاتے ہیں تو اس میں مرکزی نماز ظہر اور عصر ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اس آیت کے حوالہ سے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر کو ہی مرکزی نماز نہ سمجھا جائے بلکہ آج کل کی دنیا میں ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لوگ بشمول اکثر نوجوان رات دیر تک پڑھائی کرتے ہیں، یا اپنا وقت بداخلاقی اور ردّی چیزوں میں ضائع کرتے ہیں جیسے انٹرنیٹ میں بلا مقصد سرفنگ (surfing) کر رہے ہوتے ہیں، ٹی وی یا فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، فون یا ٹیبلیٹ پر بلا حد بندی سکرولینگ (scrolling) کر رہے ہوتے ہیں اور رات دیر تک messages بھیج رہے ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ فجر پر بیدار ہونے سے قاصر رہتے ہیں اور اُن کے معمول کی وجہ سے دراصل فجر اُن کے لیے مرکزی نماز بن جاتی ہے۔ پس دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے مرکزی نماز وہ نماز ہے جس کے چھوٹنے کا خطرہ ہو۔۔۔ پس آپ کو جلد سونے کی عادت ڈالنی چاہیے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر آپ کو اِس پختہ نیت اور مصمم ارادہ کے ساتھ سونا چاہیے کہ آپ فجر کے لیے بیدار ہوں گے خواہ آپ کتنا ہی تھکے ہوں۔''

(خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ۔ 23 ستمبر 2018ء)

فرض نماز جہاں تک ممکن ہو پوری کوشش کے ساتھ باجماعت ادا کرنی چاہئے۔ رسول کریم ﷺ نے کبھی باجماعت نماز ترک نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ سخت بیماری کی حالت میں بھی جبکہ خود چل کر نماز کے لئے نہیں جاسکتے تھے تو دو آدمیوں کے سہارے مسجد تشریف لے گئے اور باجماعت نماز ادا کی۔

صحابہؓ کا باجماعت نماز کی ادائیگی کے حوالہ سے کیا حال تھا؟ ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ حضرت عتبان بن مالکؓ ایک صحابی تھے۔ جو نابینا تھے۔ ان کا مکان قباء کے قریب تھا۔ مسجد اور ان کے مکان کے درمیان ایک وادی تھی۔ بارش ہوتی تو اس میں پانی بھر جاتا تھا مگر باوجود اس کے وہ مسجد میں باقاعدہ حاضر ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

انبیاء اور ان کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ غالب کیا لیکن وہ غلبہ اور برکت ان کے ماننے والوں سے کیوں جاتا رہا؟ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ** کہ پھر ان کے بعد ایسے جانشینوں نے (ان کی) جگہ لی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ اسی کے موافق جب مسلمانوں نے نماز باجماعت کی ادائیگی میں سستی اور غفلت سے کام لیا تو وہ پستی میں گرتے گئے اور ہر طرف سے ذلت کی مار ان پر پڑنے لگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رحم کرکے دوبارہ اسلام کی بلندی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا تاکہ ایسی جماعت قائم کردے جو دنیا میں نماز کو اس کے تمام شرائط کے ساتھ قائم کرے۔ اب ہم بھی نماز میں غفلت اور سستی سے کام لے کر اسلام کے نور کو دنیا سے اٹھانے والے نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ